

ٹکڑے ٹکڑے کر سکتی ہیں۔ اے محبوب! تیری حالت یہ ہے کہ تو ایک بھی آہ  
سننے کے لیے تیار نہیں اور ضد پر اڑا بیٹھا ہے۔ ایسے حالات میں میرے لیے  
کچھ کہنے کی کیا گنجائش ہے؟

۴۔ لغات۔ منفعل : شرمندہ۔ منفعل نہ چاہ۔ دراصل "منفعل نحوہ"  
کا اردو ترجمہ ہے اور یہ شعر یقیناً اُسی دور کے ہیں، جب مرزا پر فارسیت غالب تھی۔  
خدا نہ کردہ : خدا نہ کرے۔

تشریح : اے ظالم محبوب! میرا گمان تو تجھے بے وفا سمجھا بیٹھا تھا، لیکن  
میں نے تیرے حق میں ایسا خیال گوارا نہ کیا۔ اب خدا کے لیے مجھے میرے گمان  
سے تو شرمندہ نہ ہونے دے کہ میں بے بس ہو کر یہ کہنے پر مجبور ہو جاؤں، تو واقعی  
بے وفا ہے۔

اس شعر کی لفظی اور معنوی خوبیاں بیان کرنا مشکل ہے۔ مثلاً محبوب کو ظالم  
کہہ کر خطاب کیا، گویا ایک لفظ میں بتا دیا کہ وہ برابر ظلم کر رہا ہے اور وفا کا اسے  
کچھ خیال نہیں۔ پھر فرمایا کہ گمان پہلے ہی یہی کہہ رہا تھا لیکن میں گمان کی بات  
ماننے کے لیے ہرگز تیار نہ تھا۔ پھر فرمایا کہ اب میں شرمندگی سے دوچار ہو  
رہا ہوں، کیونکہ گمان سچا نکلا اور میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اس حالت میں دہائی  
دیتے ہیں کہ کچھ سوچ، کچھ خیال کر، ہے ہے! خدا نہ کرے میں تجھے بیوفا کہوں!

○

مہرباں ہو کے بُلا لو مجھے، چاہو جس وقت  
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں  
صنعت میں طعنہ اغیار کا شکوہ کیا ہے  
بات کچھ سہ تو نہیں ہے کہ اٹھا بھی نہ سکوں  
۱۔ تشریح : اے محبوب!  
تو نے سختی کی، میں دل برداشتہ  
ہو کر الگ بیٹھ گیا۔ کیا تو  
نے یہ سمجھ لیا کہ میں دوبارہ  
تیرے پاس نہیں آ سکتا؟  
یہ بالکل غلط ہے۔ فدا مہربانی